حد یث اور ٠ ت میں فرق

از افادات:

حضرت مولا٠ سعید احمد صا . پلنپوری مدظلہم	و	مناظر اسلام حضرت مولا٠ محمد امین صفدر صا . اوکاڑوی

اس رسالہ میں حضرت مولا٠ سعید احمد صا . پلنپوری مدظلہم اور حضرت مولا٠ محمد امین صفدر صا . اوکاڑوی رحمہ اللہ کی تحر یات کا خلاصہ کہ: حد یث اور ٠ ت میں کیا فرق ہے؟ کو مختلف مثالوں سے آسان ا٠ از میں بیان کیا َ ی ہے۔ اس دور فتن میں . ہی حضرات کے لئے اس کا مطالعہ ا ءاللہ بہت ہی مفید و٠ فع ہوگا۔

مرغوب احمد لاجپوری

٠ شر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

DifaAhleSunnat.com

عرض مرتب

محض اللہ تعالی کے فضل وکرم سے طلبہ کی ای مختصرسی جما ت کو''جلالین شریف' مشکوۃ شریف' طحاوی شریف' مسلم شریف' ت مذی شریف' بخاری شریف'' وغیرہ عظیم کتابوں کے پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔کئی سالوں کی محنت کے بعد اس جما ت نے''بخاری شریف'' کی آ ی حدیث کے اختتام پ ای جلسہ کا پ وگ ام بنای تو استاذ محترم حضرت مولا محمد ایوب صا سورتی دامت. کاتہم (خلیفۂ مجاز محی السنہ حضرت مولا ا. ار الحق صا ہردوئی رحمہ اللہ) کو دعوت دی کہ حضرت مولا آ ی حدیث کا درس دے کر ''بخاری شریف'' کی تکمیل فرمادیں، چنانچہ مؤرخہ:۱۷رر. المر. ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۷رمئی ۲۰۱۳ء. وز پیر کو یہ . ت جلسہ منعقد ہوا،اس میں حضرت کے درس سے پہلے راقم نے''حدیث اور ت میں کیا فرق ہے''اس موضوع پ تقریبا آدھ پون گھنٹہ . ت کی،جلسہ کے بعد بہت حضرات نے اس کی پسندی گی کا اظہار کیا اور اس کو رسالہ کی شکل میں ت . دینے پ زور دی ،بعض حضرات نے یہ بھی کہا کہ تو اردو میں ت . دے'ہم اس کا انگری ی ز .ن میں ت جمہ کریں گے، کہ اس موضوع کو آج کے اس دور پ فتن میں عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ان حضرات کے اصرار پ یہ مختصر رسالہ ت . دی گی ہے۔

اس وقت ای جما ت غلط فہمی ی ضد کی بنا پ فقہ سے متنفر ہو کر فقہاء امت سے نہ صرف .ظن ہو رہی ہے بلکہ مجتہدین پ طعن و تشنیع کر کے اپنی عاقبت بھی ا ب کر رہی ہے۔ا ء

DifaAhleSunnat.com

اللہ اس رسالہ کو خالی الذہن ہو کر پڑھے تو اس غلط فہمی سے نجات حاصل کر کے اہل سنت والجماعت سے اپنا دامن جوڑ کر دارین کی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔

یہ رسالہ درحقیقت دو بزرگوں کے مواعظ وتحریروں کا خلاصہ ہے: ایک حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم (شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) اور مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی رحمہ اللہ۔ راقم نے ان ہی کے علمی افادات کو چند مثالوں کے اضافے اور نئی ترتیب وعناوین سے مزین کر کے مرتب کیا ہے۔

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم کا مضمون ان کے ''بخاری شریف'' کے درسی افادات ''تحفۃ القاری شرح صحیح البخاری'' جلد اول از ص:۵۲/اور ان کے مواعظ ''علمی خطبات'' جلد اول ص:۶۲/میں شائع شدہ ہے۔ اور حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب رحمہ اللہ کا ایک وعظ اس موضوع پر ''حدیث اور سنت میں فرق'' کے نام سے ایک مختصر رسالہ کی شکل میں مطبوعہ موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ اس حقیر خدمت کو شرف قبولیت سے نواز کر جس مقصد کے لئے اس کو جمع اور شائع کیا جارہا ہے اس مقصد میں نافع اور کارآمد بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ مطابق جون ۲۰۱۳ء

بروز شنبہ

DifaAhleSunnat.com

تقریظ از:

حضرۃ الاستاذ مولانا فضل الرحمٰن صاحب اعظمی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ، آزادویل، جنوبی افریقہ

"حدیث اور سنت میں فرق"۔ تالیف مولانا مرغوب احمد لاجپوری سلمہ

مقیم ڈیوزبری۔ یوکے

کتاب شروع سے آخر تک پڑھی۔ مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ اور مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہ کی کتابوں سے ماخوذ ہے۔

امید ہے کہ اس سے غلط فہمی دور ہوگی اور غیر مقلدین جو لوگوں کو "حدیث" کے لفظ سے مرعوب کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی چال میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے، ۔

مثالوں سے بات اور واضح ہوگئی، اب لوگ غیر مقلدین کو جواب دے کر خاموش کر سکتے ہیں۔ ۔

فضل الرحمٰن اعظمی

آزادویل......جنوبی افریقہ

۱۸؍شعبان ۱۴۳۴ھ ۲۷؍جون ۲۰۱۳ء

DifaAhleSunnat.com

اہل سنت والجماعت کی بنیاد کینہ پر نہیں

ایک دن حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ: آپ کی سنت کیا ہے؟ فرمایا: ”میری سنت یہ ہے کہ سینہ کینہ سے پاک ہو“۔ الحمد للہ ہم اہل سنت والجماعت کی ہزاروں خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ ہمارے مسلک کی بنیاد کینہ پر نہیں ہے۔ دنیا میں ایک قوم وہ ہے، جن کے دلوں میں انبیاء علیہم السلام سے بغض ہے، ایک فرقہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بدظن ہے، ایک جماعت فقہاء کرام سے متنفر ہے، ایک گروہ محدثین سے بیزار، ایک طبقہ کو اولیاء اللہ سے حسد۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ایمان کی بنیاد ہی یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور معصوم بندے ہیں، صحابۂ کرام کے بارے میں ادنیٰ کدورت ایمان سے محرومی کا سبب ہے، فقہاء کرام، محدثین امت اور اولیاء کی محبت سے ہمارے قلوب پُر ہیں اور ان کے بارے میں بدزبانی اور بدکلامی سے ایمان کے ضیاع کا خطرہ ہے۔

محدث اور فقیہ میں فرق کی مثال

فقہاء اور محدثین یہ دو جماعتیں ہیں، جنہوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد دین کی عظیم و مثالی خدمت کی۔ ان دو جماعتوں کے فرق کو ایک آسان مثال سے سمجھئے! متکلم غصہ کے انداز میں کہے: ”کیا بات ہے“؟ پھر اسی جملے کو تعریف میں کہے، پھر اسی جملے کو تعجب میں کہے۔ دیکھئے! تینوں مرتبہ میں جملہ ایک ہے ”کیا بات ہے“ انداز اور لہجہ میں فرق ہے، اور لہجہ وانداز کے فرق کی وجہ سے معنیٰ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ کوئی آدمی اس جملہ ”کیا بات ہے“ کو کاغذ پر لکھ کر کسی کو دے دے تو وہ کیا سمجھے گا، جس کے سامنے انداز ولہجہ نہیں ہے، معلوم ہوا کہ کسی بات کو سمجھنے کے لئے صرف الفاظ کافی نہیں، اس کی بھی ضرورت

DifaAhleSunnat.com

ہے کہ کس ماحول اور کس انداز میں وہ بات کہی گئی ہے۔

محدثین الفاظ شناس رسول اللہ ﷺ ہیں اور فقہاء مزاج شناس رسول اللہ ﷺ ہیں۔ محدثین نے آپ ﷺ کے الفاظ کی حفاظت واشاعت کا بیڑہ اٹھایا اور فقہاء نے ان الفاظ سے ہزاروں مسائل کا استنباط فرمایا۔

عادت اور ضرورت کے فرق کی مثال

حدیث اور سنت کا فرق سمجھنے سے پہلے ایک اور مثال بھی سمجھ لینی چاہئے کہ ایک ہے عادت، اور ایک ہے ضرورت۔ مثلاً ایک آدمی کی عادت ہے روزانہ فجر کے بعد ایک پارہ تلاوت کرنے کی، ایک دن وہ اٹھ کر چلا گیا تو آپ نے پوچھا کیا بات ہے آج آپ نے تلاوت نہیں کی؟ تو وہ کہتا ہے کہ: ایک دوست بیمار تھا سوچا کہ آج اس کی عیادت کرلوں، تلاوت بعد میں بھی کرسکتا ہوں۔ تو روزانہ صبح کو تلاوت کرنا عادت ہے اور عیادت عادت نہیں ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض افعال آپ ﷺ نے ضرورۃً کیئے ہیں' وہ عادت اور سنت نہیں اور ہمیں سنت کی تابعداری کا حکم ہے، اس لئے کہ حدیث میں دونوں چیزیں آجائیں گی، عادت والے کام بھی اور ضرورت والے کام بھی، تو جہاں حدیث میں دونوں باتیں جمع ہوجائیں تو ہمیں سنت کا اتباع کرنا ہوگا' حدیث کا نہیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد چند الگ الگ عنوانات سے مختلف باتیں لکھی جاتی ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

حدیث کی تعریف

حدیث:......چار چیزوں کا نام ہے:

(۱)......آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا، وہ باتیں حدیثیں ہیں۔ جیسے:

DifaAhleSunnat.com

۔یعنی تمام اعمال کا مدار نیتوں پر ہیں۔

(۲)......آپ ﷺ نے جو کام کیئے وہ حدیثیں ہیں۔جیسے: ۔ مسجد ی میں ۔ رکھا
یے تو آپ ﷺ نے ۔ پڑھ کر ز پڑھائی، سجدہ نیچے اتر کر کیا، پھر دوسری رکعت کے
لئے ۔ پر تشریف لے گئے، پھر سلام پھیرنے کے بعد ارشاد فرمایا:
۔(تفصیل کے لئے دیکھئے!ص:۱۰۴)

(۳)......آپ ﷺ نے جن باتوں کو برقرار رکھا وہ بھی حدیث ہیں۔تقریر کے معنی ہے:
، یعنی کسی مسلمان نے آپ ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا جس کو آپ ﷺ نے
دیکھا اس پر نکیر نہیں فرمائی، یہ تقریر ہوئی۔جیسے: ''بیع سلم'' کہ نبی ﷺ ۔ ۔ ہجرت
فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ میں ''بیع سلم'' کا رواج تھا، ابھی کھجوروں پر پھول
بھی نہیں آئے تھے کہ کھجوریں بیچ دیتے تھے، قیمت طے ہو جاتی، مدت طے ہو جاتی، ۔ ۔
اسی وقت قیمت ادا کر دیتا اور باغ والا وقت مقررہ پر کھجوریں دیتا تھا، اس کو ''بیع سلم'' کہتے
ہیں۔شریعت کے اصول سے یہ بیع صحیح نہیں، کیونکہ مبیع کا وجود نہیں، صحت بیع کے لئے مبیع کا
وجود ضروری ہے، اور مبیع بائع کی ملکیت میں ہونا بھی ضروری ہے۔اور یہاں کھجوروں کی
''بیع سلم'' میں ابھی درختوں پر پھول بھی نہیں آئے، ۔ ۔ کھجور کا وجود نہیں تو ملکیت کا کیا
سوال؟ اور ۔ ملکیت نہیں تو قبضہ کا کیا سوال؟ اس لئے شریعت کے اصول سے یہ بیع
باطل ہے۔ ۔ نبی ﷺ کے علم میں یہ بیع آئی تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس
بیع سے نہیں کیا، بلکہ فرمایا: ''

''۔ ۔ تم بیع سلم کرو تو تمام تفصیلات طے کر لو، پیمانہ یا وزن طے کر لو اور
مدت بھی طے کر لو۔ کہ آئندہ کوئی نزاع نہ ہو، غرض حضور ﷺ نے شرائط تو بڑھا

DifaAhleSunnat.com

سلم سے نہیں کیا، پس یہ حدیث بن گئی، اس کا م تقریرحدیث ہے۔

(۴)......نبی ﷺ کے صفات یعنی ذاتی حالات بھی حدیث ہیں، جیسے: نبی ﷺ کے ل ایسے تھے، ان مبارک ایسے تھے، آپ ﷺ گفتگو اس طرح فرماتے، وغیر ذلک۔

(علمی خطبات ص۶۳ ج۱)

کی تعریف

: کا لفظ قرآن کریم میں بھی آیا ہے: ﴿ ﴾ آپ اللہ کی کو لتا ہوا نہیں گے۔

اور حدیثوں میں آیا ہے: جیسے:''

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، تم ان دونوں کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہیں ہوں گے، ای : اللہ کی کتاب، دوسری: میری ۔ اور فقہ میں بھی لفظ آتا ہے، تینوں جگہ معنی الگ الگ ہے۔

قرآن کریم میں کے معنی ہے، اللہ تعالی نے کائنات میں جو صلاحیتیں ودیعت فرمائی ہیں اور جن کی وجہ سے اسباب سے مسببات وجود میں آتے ہیں ان ودیعت کردہ صلاحیتوں سے مسببات کے وجود میں آنے کا م اللہ کی ہے، جیسے اللہ تعالی نے آگ میں جلانے کی صلا و قابلیت ودیعت فرمائی، چنانچہ آگ اپنا کام کرتی ہے، اسی کا م اللہ تعالی کی ہے۔

اور فقہ میں جو احکام ہیں: فرض، وا ، ، مستحب اور مباح۔ ان میں کا تیسرا درجہ ہے او سے بھی اور نیچے سے بھی، اس خاص درجے کے جو احکام ہیں وہ کہلاتے ہیں۔ پھر کی دو قسمیں ہیں مؤکدہ اور غیر مؤکدہ۔

اور حدیثوں میں ۔ ۔ کے معنی ہیں: ’’دینی راہ: یعنی وہ راستہ جس پر مسلمانوں کو چلنا ہے۔

حدیث اور ۔ ۔ میں نسبت

حدیث اور ۔ ۔ نہ تو دونوں ای دوسرے سے بالکل ا ہیں یعنی دونوں میں تباین کی نسبت نہیں ہے، اور نہ دونوں ای ہیں، یعنی دونوں میں ت وی کی نسبت بھی نہیں ہے، بلکہ عام و خاص من وجہٍ کی نسبت ہے، اور جہاں یہ نسبت ہوتی ہے وہاں تین مادّے ہوتے ہیں، دو افتراقی اور ای اجتماعی، جیسے سفید اور حیوان میں من وجہٍ کی نسبت ہے، اور مادہ افتراقی سفید کپڑا اور کالی بھینس ہیں، اول صرف سفید ہے اور ثانی صرف حیوان، اور سفید بیل مادہ افتراقی ہے وہ سفید بھی ہے اور حیوان بھی۔ حدیث اور ۔ ۔ کے درمیان بھی یہی نسبت ہے، اس لئے کبھی حدیث الگ ہوجاتی ہے، وہ ۔ ۔ نہیں ہوتی اور کبھی ۔ ۔ الگ ہوجاتی ہے، وہ حدیث نہیں ہوتی، اور کبھی دونوں جمع ہوجاتے ہیں‘ وہ حدیث بھی ہوتی ہے اور ۔ ۔ بھی۔

اٹھانویں فیصد حدیثیں ہیں جو سنتیں بھی ہیں، صرف ای فیصد ایسی حدیثیں ہیں جو ۔ ۔ نہیں، اور ای فیصد خلفائے راشدین کی وہ بتیں ہیں جن کو ۔ ۔ ضروری ہے اور وہ حدیث نہیں‘ صرف ۔ ۔ ہیں۔ (تحفۃ القاری ص ۶۵ ج ۱)

۔ ۔ کی اتباع کا حکم ہے حدیث کا نہیں

حضرت مولانا سعید احمد صا پالنپوری مدظلہم فرماتے ہیں:

ای چیلنج دیتا ہوں اور قیامت کی صبح ت دیتا ہوں کہ کوئی ایسی حدیث لاؤ چاہے ضعیف ہی کیوں نہ ہو کہ نبی صلی اللہ نے حدیث کو مظبوط پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ حدیثیں یاد کرنے اور

DifaAhleSunnat.com

ان کو روایت کرنے کے فضائل آئے ہیں، ایسی ایک حدیث بھی نہیں ہے جس میں حدیث کو مضبوط پکڑنے کا حکم دیا ہو، تمام حدیثوں میں سنت ہی کو مضبوط پکڑنے کا حکم دیا ہے۔(علمی خطبات ص۱۰۴ ج۱)

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یقیناً آپ ﷺ کے مبارک کام بھی ان دو حصوں میں تقسیم ہیں کچھ کام آپ عادۃً فرماتے تھے اور کچھ کام ضرورۃً فرماتے تھے۔اب ان دونوں میں سے ہم نے تابعداری کن کاموں کی کرنی ہے؟فرمایا:'' ''وہ جو میں عادتاً کام کرتا ہوں ان کی تابعداری کرو!اب حدیث میں دونوں چیزیں آئیں گی، سنت والے کام بھی اور عادت والے کام بھی،اب جس میں دو چیزیں آجائیں ہمیں حکم ہے:'' '' آپ ﷺ کی عادت کا اتباع کرنا ہے آپ ﷺ کی مبارک عادت کو ہم نے بھی عادت بنانا ہے اور اپنانا ہے۔(حدیث اور سنت کا فرق،ص:۷)

سنت کی اتباع کا حکم

(۱)......

(مشکوۃ،)

ترجمہ:......تم پر میری سنت کی اتباع اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کی اتباع لازم ہے،اسی پر بھروسہ کرنا اور اسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا۔(ص۳۰۹ ج۳)

(۲)......

(، مشکوۃ،)

DifaAhleSunnat.com

ترجمہ:.......جوشخص میری امت کے بگاڑ کے زمانہ میں میری سنت پر سختی سے عمل پیرا ہوگا، اس کوسوشہیدوں کا ثواب ملے گا۔(ص۳۴۳ج۳)

(۳).......

(مشکوۃ،)

ترجمہ:.......جس نے پاکیزہ چیز کھائی اور سنت پر عمل کیا اورلوگ اس کے فتنوں سے محفوظ رہے،تووہ جنت میں داخل ہوگا۔(ص۳۴۷ج۳)

(۴).......

(، مشکوۃ،)

ترجمہ:.......میں تمہارے لئے ایسی دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں کہ جب تک تم ان دونوں چیزوں کو پکڑے رہوگے، ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے،اوروہ چیزیں اللہ تعالی کی کتاب اوراللہ تعالی کے رسول کی سنت ہے۔(ص۳۵۰ج۳)

(۵).......

۔(، مشکوۃ،)

ترجمہ:.......جوقوم کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو (اللہ تعالی کی جانب سے) اسی جیسی کوئی سنت اٹھالی جاتی ہے،تو سنت کوپکڑنا بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔

(۶).......

(مشکوۃ،)

DifaAhleSunnat.com

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ: اے میرے بیٹے! اگر تجھ کو اس بات پر قدرت ہو کہ تیری صبح اور شام اس طرح گذرے کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کھوٹ نہ ہو تو اسی طرح کرلو، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: اے میرے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس شخص نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔(ص۳۲۹ ج۳)

......(۷)

(مشکوۃ،)

ترجمہ:......جس نے میری اس سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد ترک کردی گئی ہو تو اس کے لئے یقیناً اتنا ثواب ہے جتنا کہ اس سنت پر عمل کرنے والوں کو ملے گا، بغیر ان کے ثواب میں سے کچھ کمی کئے ہوئے۔(ص۳۱۶ ج۳)

......(۸)

۔(ص۲۶۷ ج۲،)

ترجمہ:......حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی بندوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اس کے سنت کو مضبوط پکڑنے کی وجہ سے۔(حقوق مصطفی ﷺ ص۸۱)

......(۹) ۔(مشکوۃ،)

ترجمہ:......جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔(متفق علیہ)

(ص۲۶۷ ج۳)

DifaAhleSunnat.com

(۱۰)......

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ: سنت کا علم حاصل کرو.....اس لئے کہ سنتوں سے واقفیت رکھنے والے ہی کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

(۱۱)......

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ: بیشک میں نہ نبی ہوں، نہ میرے پاس وحی آتی ہے، لیکن میں کتاب اللہ اور نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتا ہوں، جتنی طاقت رکھتا ہوں۔

(۱۲)......

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ: سنت کے مطابق میانہ روی سے عمل کرنا بدعت میں کوشش ومجاہدہ کرنے سے بہتر ہے۔

(۱۳)......

ترجمہ:......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: راہ حق اور سنت کو لازم پکڑو۔

(۱۴)......

ترجمہ:......حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل بدعت کے مطابق کثیر عمل سے بہتر ہے۔

(			ص ۲۶۶-۲۶۹ ج ۲/			)

DifaAhleSunnat.com

چند مثالیں: حدیث ہیں سنت نہیں

وضو کے بعد بیوی کا بوسہ لینا حدیث ہے سنت نہیں

(۱)......حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے وضو کے بعد اپنی زوجہ محترمہ کا بوسہ لیا۔

(ترمذی،)

ظاہر ہے یہ بوسہ لینا حدیث ہے سنت نہیں کہ ہمیشہ آپ ﷺ وضو فرما کر اپنی بیوی کا بوسہ لیا کرتے ہوں۔

روزہ کی حالت میں بوسہ لینا حدیث ہے سنت نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی ﷺ رمضان کے مہینہ میں بوسہ لیا کرتے تھے۔(ترمذی،)

روزہ کی حالت میں بیوی کو ساتھ لٹانا حدیث ہے سنت نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:: رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں مجھے اپنے ساتھ لٹاتے تھے، اور آپ ﷺ اپنی خواہش پر نہایت قابو یافتہ تھے۔

(ترمذی،)

تشریح:......حضور ﷺ کا یہ عمل بیان جواز کے لئے تھا، یعنی مسئلہ کی وضاحت کے لئے تھا، سنت نہیں تھا کہ لوگ اس پر عمل کرنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آخری جملہ سے یہی بات سمجھائی ہے۔(ص۱۰۳ج۳)

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کا عجیب جواب

ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ایک ... ہاتھ میں ہے

DifaAhleSunnat.com

رمضان کا مہینہ ہے اور روزہ رکھا ہوا ہے، آکر عرض کیا: حضرت! اگر روزے کی حالت میں بیوی سے بوس و کنار کرلیا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ حضرت صلی اللہ یوں بھی فرماتے تھے: ٹوٹ جاتا ہے اور یوں بھی فرماتے تھے نہیں۔ لیکن دیکھا کہ یہ صحابی تو مجتہد ہے، اس کو تو اجتہاد سکھانا چاہئے، آپ صلی اللہ نے پوچھا: ہاتھ میں کیا ہے؟ فرمایا: یہ پیالہ! آپ صلی اللہ نے فرمایا: ذرا مجھے دو! آپ صلی اللہ نے پیالہ لے کر مبارک ہونٹوں پر رکھ لیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: عمر! کیا میرا روزہ ٹوٹ گیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ: ایسے تو نہیں بلکہ کھانے سے ٹوٹے گا، آپ صلی اللہ نے فرمایا کہ: جو مسئلہ آپ نے پوچھا ہے وہ سمجھ میں آگیا یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ: سمجھ میں آگیا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ذہانت

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سبق پڑھا رہے تھے۔ بیچ میں ایک عورت آئی، اس نے ایک سیب اور ایک چھری امام صاحب رحمہ اللہ کو دی، طلبہ خوش ہوئے کہ بہت ہی نیک عورت ہے سیب تو لائی ساتھ چھری بھی لے آئی تاکہ ہمیں تلاش نہ کرنی پڑے، امام صاحب رحمہ اللہ نے سیب کاٹا اس کا اندر کا جو حصہ تھا وہ باہر نکال کر چھری اور سیب عورت کو واپس کردیا، اب شاگرد امام صاحب رحمہ اللہ کو حدیث سنا رہے ہیں کہ حدیث میں تو آتا ہے کہ ہدیہ قبول کرنا چاہئے، اگر آپ کو ضرورت نہیں تھی تو ہمیں دیدیتے، امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔ اب یہ حیران کہ مسئلہ کون سا پوچھ کر گئی ہے؟ فرمایا: سیب کے باہر کئی رنگ ہوتے ہیں، کہیں مٹیالہ، کہیں مہندی کا رنگ، کہیں سبز، کہیں سرخ، عورت جب ناپاک ہوتی ہے تو خون کئی رنگ بدلتا رہتا ہے، وہ یہ مسئلہ پوچھنے آئی تھی

DifaAhleSunnat.com

کہ کون سا رنگ پاک کا ہے اور کون سا ناپاک کا؟ کہ نماز شروع کی جائے؟ اگر چہ حیض کے بہر بہت سے رنگ ہوتے ہیں، لیکن اس کو کاٹیں تو اندر ایک ہی سفید رنگ ہے، اور کوئی رنگ نہیں، تو میں نے کاٹ کر وہ حصہ باہر کی طرف کر کے اس کو دے دیا کہ سوائے سفید کے سارے رنگ ناپاک کے ہیں۔

وہ خیر القرون کا زمانہ تھا اندازہ کرو کہ عورت کو بھی اللہ تعالی نے کیسا دماغ دیا تھا کہ کس طرح مسئلہ پوچھا اور امام صاحب رحمہ اللہ نے بھی کس انداز میں مسئلہ سمجھایا۔

(حدیث اور سنت کا فرق: ص۹)

آپ ﷺ کا کھڑے ہو کر پیشاب فرمانا حدیث ہے سنت نہیں

(۲)......دوسری مثال: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: نبی ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا، پھر پانی منگوایا، میں آپ ﷺ کے پاس پانی لے کر آیا، پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

(بخاری،)

تشریح:......نبی ﷺ نے جو کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا ہے، بعض نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ وہ جگہ گندی تھی، کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ تھا، اس لئے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھٹنے میں تکلیف تھی، بیٹھنا دشوار تھا اس لئے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا۔

اور بعض کہتے ہیں کہ کمر میں تکلیف تھی جس کا علاج عربوں کے نزدیک کھڑے ہو کر پیشاب کرنا تھا، صحیح بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ عمل بیان جواز کے لئے کیا تھا، یعنی مسئلہ کی وضاحت کے لئے تھا، اس لئے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پانی رکھ کر جانے لگے

DifaAhleSunnat.com

تو آپ ﷺ نے ان کو روک لیا تھا کہ آپ ﷺ کا یہ عمل ان کے علم میں آئے اور امت وہ اس عمل کو پہنچا ،اگر کسی مجبوری میں آپ ﷺ نے ایسا کیا ہو تو اس سے امت کو واقف کرانا ضروری نہیں تھا۔

نبی ﷺ کبھی بیان جواز کے لئے خلاف اولی کام کرتے تھے،اور وہ نبی کے حق میں خلاف اولی نہیں ہوتا ،کیونکہ وہ تشریع کے لئے ہوتا ہے، وہ سنت نہیں ہوتا۔

(تحفۃ القاری ص ۵۵۸ ج۱)

جوتا پہن کر نماز پڑھنا حدیث ہے سنت نہیں

(۳)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ ﷺ جوتے میں نماز پڑھتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔

(بخاری شریف،)

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم فرماتے ہیں: آنحضور ﷺ اور صحابہ سے چپل پہن کر نماز پڑھنا ثابت ہے، میری نظر سے کوئی روایت ایسی نہیں گذری جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ آنحضور ﷺ اور صحابہ مسجد میں جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے، غالبًا یہ واقعات میدان جنگ کے ہیں، میدان جنگ میں نماز کے لئے وقت تھوڑا ہوتا ہے اور جس حال میں ہوں اسی حال میں نماز پڑھ لینی ہوتی ہے۔ (تحفۃ القاری ص ۲۱۹ ج ۲)

جوتا پہن کر نماز پڑھنا حدیث میں ہے سنت نہیں۔ بعض حضرات بخاری' بخاری' بہت کرتے ہیں، ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ''بخاری شریف'' میں جوتا نہ پہن کر نماز پڑھنے کی کوئی حدیث نہیں ہے، تو جو لوگ جوتا اتار کر نماز پڑھتے ہیں، کیا وہ ''بخاری شریف'' اور حدیث پر عمل پیرا نہیں؟ اور کیا وہ حدیث کے مخالف ہیں؟

DifaAhleSunnat.com

آپ ﷺ کا منبر پر نماز پڑھنا حدیث ہے سنت نہیں

(۴)......ابو حازم بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں: چند لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ منبر رسول میں بحث کر رہے تھے کہ اس کی لکڑی کس درخت کی تھی؟ انہوں نے اس سلسلہ میں آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا: بخدا میں جانتا ہوں کہ منبر کس لکڑی کا تھا اور میں نے اس کو پہلے ہی دن سے دیکھا ہے جب وہ تیار کر کے مسجد میں رکھا گیا، اور پہلے پہل نبی ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے اس کو بھی میں جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی فلاں عورت کے پاس پیغام بھیجا جس کا حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے نام لیا تھا (مگر ابو حازم رحمہ اللہ بھول گئے) اور کہلا بھیجا کہ اپنے بڑھئی (لکڑی کا کام کرنے والے) غلام کو حکم دو کہ وہ میرے لئے چند ایسی لکڑیاں (درجے) تیار کرے جن پر بیٹھ کر میں خطاب کروں، اس عورت نے اپنے غلام کو اس کا حکم دیا، پس اس نے غابہ مقام کے جھاؤ کی لکڑی سے منبر بنایا، پھر وہ غلام اس کو عورت کے پاس لایا، پس اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، پس آپ ﷺ نے اس کو مسجد میں رکھنے کا حکم دیا، پس وہ یہاں رکھا گیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی، درانحالیکہ آپ ﷺ منبر پر تھے، پھر منبر پر ہی رکوع کیا، پھر الٹے پاؤں منبر سے اترآئے (تاکہ قبلہ سے انحراف نہ ہو) اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا، پھر واپس منبر پر تشریف لے گئے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگو! میں نے یہ عمل اس لئے کیا ہے تاکہ میری اقتدا کرو، اور تاکہ تم میری نماز سیکھو۔ (تحفۃ القاری ص ۲۳۷ ج ۳)

تشریح:......منبر غابہ نامی جگہ کے جھاؤ کے درخت کا تھا اور عائشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کے

DifaAhleSunnat.com

آزاد کردہ غلام میمون　ر (رحمہ اللہ) نے بنایا تھا، اس میں تین درجے تھے۔

آپ ﷺ کا اس طرح ۔ پ　ز پڑھنا یہ حدیث ہے ۔ ت نہیں۔

بچے کو اٹھا کر　ز پڑھنا حدیث ہے ۔ ت نہیں

(۵)......حضرت ابو قتادہ ا　ری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ امامہ ۔ ت ز ۔ ۔ ت رسول اللہ ﷺ کو　ز پڑھتے وقت اٹھائے رہتے تھے۔ ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی حدیث میں ہے کہ: پھر سجدہ میں جاتے تو اتار دیتے اور ۔ قیام فرماتے تو اٹھا لیتے۔ (بخاری،　)

تشریح:......اس طرح　ز پڑھنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا اس بچی کو دس منٹ کے لئے ر ۔ والا کوئی نہیں تھا؟ آنحضور ﷺ کے نو گھر تھے اور تمام مسلمان شمع　ت کے پروانے تھے، اس لئے ایسا سمجھنا ۔ دانی ہے۔ آپ ﷺ نے ۔ لقصد یہ عمل کیا تھا اور مسئلہ کی وضا　ت کے لئے کیا تھا، اور یہ ز ۔ گی میں ای　مرتبہ کا واقعہ ہے، بعض مرتبہ آدمی ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں خطرہ ہوتا ہے، در ۔ ہ بچے کو پھاڑ کھائے گا یا اغواء کرنے والا اچک لے جائے گا، ایسی صورت میں آدمی کیا کرے؟ کیا　ز قضا کرے؟ نہیں بچہ کو اٹھا کر　ز پڑھے اور کبھی بچہ ۔ ک جاتا ہے، ماں سے ۔ انہیں ہوتا، اور گھر میں کوئی دوسرا ر ۔ والا نہیں، ایسی صورت میں ماں بچہ کو اٹھا کر　ز پڑھے گی،　ز قضا نہیں کرے گی،　شرط یہ ہے کہ بچہ کا ۔ ن اور کپڑے پ ک ہوں۔ غرض آپ ﷺ نے مسئلہ کی وضا　ت کے لئے یہ عمل کیا ہے، پس یہ حدیث ہے ۔ ت نہیں۔ (تحفۃ القاری ص۳۷۲ ج۲)

مسجد میں بچوں کو لا ۔ حدیث ہے ۔ ت نہیں

(۶)......حضرت مولا ۔ سعید احمد صا　۔ پالنپوری مدظلہم فرماتے ہیں:

DifaAhleSunnat.com

بعض لوگ نا سمجھ بچوں کو مسجد میں لے آتے ہیں، اور مسجد میں لا کر ان کو چھوڑ دیتے ہیں، وہ صفوں میں یہاں وہاں دوڑتے پھرتے ہیں اور لوگوں کی نماز خراب کرتے ہیں، ان سے کچھ کہا جائے تو فوراً یہ حدیث پیش کرتے ہیں (کہ آپ ﷺ نے بچی کو گود میں لے کر نماز پڑھی) میں ان سے کہتا ہوں اگر آپ کو حدیث پر عمل کرنا ہے تو بچہ کو گود میں لے کر نماز پڑھو، اس کو مسجد میں کیوں چھوڑ دیتے ہو؟ اور ''ابن ماجہ'' میں حدیث ہے:''

''اپنی مسجدوں کو اپنے (ناسمجھ) بچوں سے بچاؤ۔ پس جب تک بچے پاکی ناپاکی نہ سمجھیں اور مسجد کا احترام نہ جانیں بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہئے، یہی سنت ہے اور مذکورہ واقعہ صرف حدیث ہے جو مسئلہ کی وضاحت کے لئے ہے۔

(تحفۃ القاری ص۳۷۳ ج۲)

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا حدیث ہے سنت نہیں

(۷)......امام بخاری رحمہ اللہ نے'' '' کے عنوان سے مختلف ابواب قائم کئے ہیں، اور ان میں کئی احادیث بیان فرمائی ہیں، ان میں ایک باب ہے:''

''اس میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت لائے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی۔

پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے چند ابواب کے بعد ایک اور باب قائم کیا کہ''

''یعنی کرتہ، شلوار جانگیا اور چوغہ پہن کر نماز پڑھنا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ: ایک شخص نبی ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر

DifaAhleSunnat.com

ای شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (دور فاروقی میں) اس سلسلہ میں پوچھا، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔ ۔ اللہ نے کشادگی کی ہے تو تم بھی کشادگی کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کی وجہ سے ای کپڑے میں ز ہو جاتی ہے، یہ نہیں۔

''مشکوۃ شریف'' (حدیث نمبر:۱۷۷) میں ہے کہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ای مرتبہ اپنے تلامذہ سے بیان کیا کہ: ای کپڑے میں ز پڑھنا ہے، ہم لوگ نبی صلی اللہ کے زمانہ میں ایسا کرتے تھے اور ہمارا یہ عمل۔ انہیں سمجھا جا تھا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی یہ بات۔ ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: یہ حکم اس صورت میں ہے۔ ۔ کپڑے کم ہوں''

''

اب۔ ۔ اللہ نے کشادگی فرمادی تو دو کپڑوں میں ز پڑھنا افضل ہے۔۔ ۔ اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کی اور نو ث ی بتلا ......گوی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جو ای کپڑے میں ز کو کہا وہ نہیں، بلکہ مجبوری کا حکم ہے، اور مجبوری میں ای کپڑے میں ز ہو جاتی ہے۔ ﴿ ﴾ ہے یعنی مزین ہو کر ز پڑھنا، اور کے لئے ای سے زیدہ کپڑے ضروری ہیں۔ (تحفۃ القاری ص۱۷۹ ج ۲)

عیدگاہ میں قربانی کرنا حدیث ہے نہیں

(۸)......امام بخاری رحمہ اللہ نے'' ''میں ای باب قائم کیا ہے:''

''عید کے دن عیدگاہ میں اونٹ کرنا گائے اور بکری ذبح کرنا۔ اس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روای کی ہے کہ: آپ صلی اللہ

DifaAhleSunnat.com

نے عیدگاہ میں قربانی فرمائی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ عیدالاضحیٰ کے خطبہ سے فارغ ہوئے تو مینڈھا لایا گیا، آپ ﷺ نے سب کے سامنے اس کی قربانی فرمائی۔ کہ لوگوں کو ترغیب ہو اس لئے کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ جو بڑے کرتے ہیں وہی چھوٹے کرتے ہیں'' لوگ اپنے بادشاہوں کے طریقہ پر چلتے ہیں۔ آپ ﷺ کس طرح جانور کو لٹارہے ہیں؟ کہاں پیر رکھ رہے ہیں؟ ذبح کے وقت کیا پڑھ رہے ہیں؟ یہ باتیں بھی لوگ سیکھیں گے، اس لئے بھی آپ ﷺ عیدگاہ میں سب لوگوں کے سامنے قربانی فرماتے تھے۔

آپ ﷺ کے زمانے میں باقاعدہ عیدگاہ بنی ہوئی نہیں تھی، میدان میں آپ ﷺ عید پڑھاتے تھے، اس لئے کوئی تلویث (آلودگی، ناپاکی) نہیں تھی، اب عیدگاہیں بن گئی ہیں، ان میں قربانی کرنا ٹھیک نہیں۔ (تحفۃ القاری ص ۳۰۶ ج ۳)

DifaAhleSunnat.com

تین قسم کی روایتیں حدیث ہیں نہیں

تین قسم کی روایتیں ایسی ہیں جو صرف حدیث ہیں نہیں: پہلی: وہ حدیثیں جو منسوخ ہیں۔ دوسری: وہ حدیثیں جو خصوصیات میں سے ہیں، تیسری: آپ ﷺ نے بعض افعال مصلحتاً کئے ہیں۔

پہلی قسم: منسوخ، اور اس کی تین مثالیں

مامست النار سے وضو کا حکم حدیث میں ہے وہ منسوخ ہے

پہلی مثال:...... جو حدیثیں منسوخ ہوگئیں، وہ نہیں، جیسے: مامست النار سے وضو کا حکم حدیث میں ہے وہ منسوخ ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے دو باب ساتھ میں قائم کئے ہیں: ایک "" اور دوسرا ""

"پہلے باب میں یہ حدیث لائے ہیں:" ""

یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو ضروری ہے، چاہے وہ سوکھے ہوئے دودھ کا ٹکڑا ہو۔ اور دوسرے باب میں یہ روایت کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ ایک انصاری عورت کے گھر تشریف لے گئے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ اس انصاری خاتون کے گھر پہنچے، اس خاتون نے آپ ﷺ کے لئے بکری ذبح کی آپ ﷺ نے تناول فرمایا، پھر اس عورت نے تازہ کھجوروں کی ایک تھال آپ ﷺ کے روبرو پیش کی، پس آپ ﷺ نے اس میں سے (بھی) کھایا، پھر آپ ﷺ نے وضو کر کے ظہر پڑھی پھر آپ ﷺ لوٹ آئے، تو اس خاتون نے بکری کا باقی ماندہ جو تفکہ (پھل کھانا۔ میوہ کھانا۔ لطف۔ مزہ) کے طور پر کھایا جاتا ہے پیش کیا، آپ ﷺ نے

DifaAhleSunnat.com

تناول فرمایا، پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ باب کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں: ''

''۔

اور ''ابوداؤد شریف'' (۱/۲۵) میں تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں: ''

''۔

(تحفۃ الالمعی ص ۳۲۵ ج ۱)

نماز میں بات کرنا جائز تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا

دوسری مثال:......ابتدا میں نماز میں بات کرنا جائز تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

''تحفۃ القاری'' میں ہے:

احناف اور امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک نماز میں کلام کی مطلق گنجائش نہیں۔

پہلی حدیث:......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے، وہ فرماتے ہیں: حبشہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے نبی ﷺ نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے، پھر جب میں حبشہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آیا اور ایک موقعہ پر خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے سلام کیا، آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پریشان ہوگئے، وہ سمجھے نبی ﷺ ان سے ناراض ہوگئے ہیں، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو جواب دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں اپنے دین میں احکام بھیجتے ہیں، تمہارے حبشہ جانے کے بعد اللہ نے جو احکام بھیجے ہیں ان میں یہ بھی حکم ہے کہ تم نماز میں بات نہ کرو (ابوداؤد، مشکوۃ، حدیث نمبر: ۹۸۹) اور یہاں حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: '' '' نماز میں مشغولیت ہے، اس لئے

DifaAhleSunnat.com

جواب دینے کی گنجائش نہیں۔

دوسری حدیث :...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی ہے : وہ کہتے ہیں : ہم نماز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بوقت ضرورت بات کرتے تھے، یہاں تک کہ آیت ﴿ ﴾ نازل ہوئی، پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا، اور بات کرنے سے روک دیا گیا۔ (بخاری،)

تیسری حدیث :...... "مسلم شریف" (مشکوۃ، حدیث :۹۷۹،) میں ہے : وہ اس سے زیادہ واضح ہے، امام بخاری رحمہ اللہ اس کو نہیں لائے، حضرت معاویہ بن الحکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : جماعت میں ایک شخص نے چھینکا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے " " کہہ کر تشمیت کی، لوگوں نے ان کو گھورا، وہ نماز میں بولے : مجھے کیوں گھورتے ہو! صحابہ رضی اللہ عنہ نے رانوں پر ہاتھ مارے تو وہ خاموش ہو گئے، نماز کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسئلہ سمجھایا : "

" نماز میں انسانی کلام کی مطلق گنجائش نہیں، نماز تسبیح، تکبیر اور قراءت قرآن ہی ہے۔ (تحفۃ القاری ص ۵۲۱، ج ۳)

حدیث ہے منسوخ ہے

تیسری مثال :...... امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بیٹھ کر نماز پڑھیں، یہ حکم حدیث میں ہے : ۔ (بخاری،)

بعد میں منسوخ ہو گیا۔ اور اس کی دلیل خود امام بخاری رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی،

DifaAhleSunnat.com

اس سلسلہ میں آنحضور ﷺ کی حیات طیبہ میں دو واقعے ہیں:

پہلا واقعہ......سنہ ۵ ہجری میں نبی ﷺ گھوڑے پ سوار ہو کر کہیں تشریف لے جا رہے تھے، اچا نک گھوڑا ب کا اور ای کھجور کے در ت کے قری سے گذرا، آپ ﷺ کا پ ؤں در ت سے ر ٹ کھا ی اور آپ ﷺ گھوڑے پ سے پڑے، آپ ﷺ نے بیماری کے ای م حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پ جو ب لا خانہ تھا اس میں گذارے، ای مرتبہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم عیادت کے لئے آئے، اتفاق سے اس وقت آپ ﷺ بیٹھ کر ز پڑھ رہے تھے، ان حضرات نے موقع غنیمت جان کر آپ ﷺ کی اقتدا کی، اور کھڑے ہو کر اقتدا کی، آپ ﷺ نے ان کو اشارے سے بٹھا دی، اور ز کے بعد فرمای: امام اس لئے بنای جات ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، ب وہ بیٹھ کر ز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر ز پڑھو۔

دوسرا واقعہ......آپ ﷺ کے مرض وفات کا ہے۔ مرض وفات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ز پڑھاتے تھے، ای دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ظہر کی ز پڑھا رہے تھے کہ آپ ﷺ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے سہارے تشریف لے آئے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے، نبی ﷺ نے اشارہ بھی کیا کہ وہ ز پڑھاتے رہیں، انہوں نے ہمت نہ کی، آپ ﷺ کو امام کی ب جا ب بٹھا دی ی، اور آپ ﷺ نے ز پڑھانی شروع کی، آپ ﷺ بیٹھ کر ز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام مقتدی کھڑے ہو کر اقتدا کر رہے تھے۔

DifaAhleSunnat.com

جمہور کے نزدیک اگر امام عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر اقتدا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ان کی دلیل ہے۔ اور حدیث: ''

'' کو جمہور منسوخ مانتے ہیں۔ مرض وفات والا واقعہ ناسخ ہے، اس لئے کہ وہ بعد کا واقعہ ہے۔ (تحفۃ القاری ص۵۴۹ ج۲)

حدیثوں میں نسخ کا علم تین طرح سے ہوگا

حدیثوں میں نسخ کا علم تین طرح سے ہوگا:

پہلا: ...... یہ کہ نسخ کی صراحت کردی جائے، جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ''

'' کے سلسلہ میں فرمایا: ''

''۔ (دیکھئے! صفحہ: ۱۰۹)

دوسرا: ...... قرینہ سے معلوم ہوگا، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

۔

(ترمذی،)

میں نے تمہیں قبرستان جانے سے روکا تھا، اب قبرستان جایا کرو۔

اس حدیث میں قرینہ ہے کہ قبرستان جانے کی ممانعت دور اول میں تھی، بعد میں اجازت ہوگئی، پس جواز کی روایت سنت ہیں اور ممانعت کی روایتیں صرف حدیث ہیں۔

(تحفۃ القاری ص۵۵ ج۱۔ تحفۃ الالمعی ص۴۶۶ ج۳)

تیسرا: ...... تقدیم و تاخیر سے، اس میں دو صورتیں ہیں: تقدیم و تاخیر میں اتفاق ہو جائے جیسا کہ دو حدیثیں ہیں: ۔

(ترمذی،)

DifaAhleSunnat.com

اور: ۔(ترمذی،

)۔(تفصیل کے لئے دیکھئے! تحفۃ الالمعی ص ۳۷۸ ج ۱)

پہلی حدیث کا مدعی یہ ہے کہ اگر میاں بیوی صحبت کریں اور انزال ہو جائے تو غسل واجب ہوگا اور اگر انزال سے پہلے مجامعت ختم کر دیں تو غسل واجب نہیں ہوگا، اور دوسری حدیث کا مدعی یہ ہے کہ جب صحبت شروع کر دی اور مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں چلی گئی تو دونوں پر غسل واجب ہوگیا، انزال ہو یا نہ ہو۔

ان دونوں حدیثوں میں کون سی حدیث مقدم ہے اور کون سی مؤخر؟ اس کی کوئی صراحت نہیں، نہ کوئی قرینہ ہے، اس لئے دور اول میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس مسئلہ میں اختلاف رہا۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اکسال کی صورت میں عدم غسل کا فتوی دیتے تھے اور بعض وجوب غسل کا، اور یہ اختلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک باقی رہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس سلسلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے غور کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ یہ مسئلہ ازواج مطہرات سے پوچھا جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، انہوں نے لاعلمی ظاہر کی اور کہا: میرے ساتھ ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا تو انہوں نے کہا: میرے اور نبی ﷺ کے درمیان ایسی صورت پیش آئی ہے اور ہم نے غسل کیا ہے۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم کو نبی ﷺ کا عمل معلوم ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: آج کے بعد اگر کوئی شخص ایسا کرے گا اور غسل نہیں کرے گا تو میں اس کو سخت سزا دوں گا (تفصیل ''طحاوی شریف'' میں ہے) اس دن سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا کہ اکسال کی صورت میں غسل واجب ہے، اب اس مسئلہ

DifaAhleSunnat.com

میں کوئی اختلاف . قی نہیں رہا۔

نوٹ :......اکسال: . ب افعال کا مصدر ہے، اس کے معنی ہیں: سست کر . یعنی جماع شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے عضو میں فتور آجائے اور آدمی ا . ال کے بغیر جماع چھوڑ دے۔

اور کبھی تقدیم و . خیر کی تعیین میں مجتہدین رحمہم اللہ کے درمیان اختلاف ہوجا . ہے، جیسے رفع . ین اور . ک رفع کی روا . ت، یعنی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع . ین مسنون ہے . نہیں؟ اس سلسلہ میں اعلی درجہ کی صحیح روایتیں موجود ہیں کہ نبی . ک ﷺ ان دونوں موقعوں . رفع . ین کرتے تھے، اور . نچ روایتیں ایسی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ پوری . ز میں کہیں بھی رفع . ین نہیں کرتے تھے۔ اس مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے اختلاف . آ رہا تھا، وہی اختلاف . . ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کے دور . پہنچا تو امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ نے یہ موقف اختیار کیا کہ رفع کی روایتیں دور اول کی ہیں اور . ک کی بعد کی، اور قرینہ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کے وصال کے بعد چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم نے جو آپ ﷺ کے مصلے . کھڑے ہوئے تو انہوں نے رفع . ین نہیں کیا، جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سترہ . ز یں آپ ﷺ کی حیات میں . ڑھائی ہیں، پس کیا یہ ممکن ہے کہ آنحضور ﷺ کا آ . ی عمل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے مصلے . کھڑے ہوتے ہی موقوف کردیں؟ یہ . ت ممکن نہیں۔

پس چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کا رفع . ین نہ کر . دلیل ہے کہ رفع کی روایتیں دور اول کی ہیں اور . ک رفع کی روایتیں بعد کی، اس لئے رفع کی روایتیں منسوخ ہیں اور . ک رفع کی روایتیں . سخ، اور . سخ روایتیں ہی . . اور معمول بہا ہوتی ہیں۔ (تحفۃ القاری ص ۵۵ ج ۱)

DifaAhleSunnat.com

دوسری قسم: خصوصیت اور اس کی پانچ مثالیں

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھنا اور صحابہ کا صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا کرنا خصوصیت ہے سنت نہیں

پہلی مثال:...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کی، یہ خصوصیت ہے سنت نہیں۔ (تفصیل صفحہ نمبر: ۱۱۱ پر گذر چکی)

آپ ﷺ کا صوم وصال رکھنا خصوصیت ہے، سنت نہیں

دوسری مثال:...... صوم وصال سے آپ ﷺ نے منع فرمایا، حالانکہ آپ ﷺ اس طرح کے روزے رکھتے ہیں۔ (ترمذی،)

یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔

صوم وصال:...... یہ ہے کہ دو یا زیادہ دنوں کے مسلسل روزے رکھے جائیں، رات میں بھی افطار نہ کیا جائے، نبی ﷺ ایسے روزہ رکھتے تھے، آپ ﷺ کا عمل دیکھ کر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی صوم وصال رکھا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ (تحفۃ الالمعی ص ۱۵۲ ج ۳)

ہر حالت میں قربانی کا وجوب حضور ﷺ کی خصوصیت ہے

تیسری مثال:...... قربانی امیر پر واجب ہے غریب پر نہیں، حضور اکرم ﷺ پر ہر حالت میں قربانی ضروری تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: رسول کریم ﷺ نے

DifaAhleSunnat.com

فرمایا: مجھ پر (ہر حالت میں) قربانی فرض کی گئی ہے (خواہ میں مالی استطاعت رکھوں یا نہ رکھوں) جبکہ تمہارے اوپر اس طرح فرض نہیں ہے (بلکہ ایسی حالت میں فرض ہے جب تم مالی استطاعت رکھو۔ نیز مجھ کو چاشت کی نماز کا حکم (وجوب کے طور پر) دیا گیا ہے، جبکہ تمہیں نہیں دیا گیا ہے (بلکہ اس نماز کو تمہارے لئے صرف سنت قرار دیا گیا ہے)۔

(مشکوۃ، مظاہر حق ص ۳۳۴ ج ۵)

نو ماہ کے بکرے کی قربانی کا جائز ہونا خصوصیت ہے سنت نہیں

چوتھی مثال:...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کے لئے نو ماہ کے بکرے کی قربانی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی، یہ ان کی خصوصیت تھی، حدیث ہے سنت نہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان میں نماز کے بعد خطبہ دیا، پس فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی یعنی عید کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہوئی، اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے نماز سے پہلے قربانی کی اور اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ پس حضرت براء رضی اللہ عنہ کے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی اور میں نے خیال کیا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے اور میں نے پسند کیا کہ میری بکری میرے گھر میں ذبح کی جانے والی پہلی بکری ہو، (ایک روایت میں ہے کہ: انہوں نے اپنے پڑوسیوں کا بھی تذکرہ کیا، کہ وہ غریب لوگ ہیں، ان میں قربانی کی استطاعت نہیں، اس لئے میں نے خیال کیا کہ جلدی قربانی کر کے ان کو گوشت پہنچاؤں تاکہ وہ بھی رغبت سے کھائیں) پس میں نے اپنی بکری ذبح کر لی اور نماز میں آنے سے پہلے کھا بھی لی، آپ

DifaAhleSunnat.com

صلی اللہ نے فرمایا: تمہاری بکری گوشت کی بکری ہے، یعنی تمہاری قربانی نہیں ہوئی، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک عناق (ایک سال سے کم عمر کی بکری) ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ پسند ہے، پس کیا وہ میری طرف سے قربانی میں کافی ہوجائے گی؟ آپ صلی اللہ نے فرمایا: جی ہاں، لیکن آپ کے بعد کسی کی طرف سے کافی نہیں ہوگی۔

(بخاری شریف، تحفۃ القاری ص۲۸۴ ج۳)

آپ صلی اللہ کا چار سے زائد نکاح فرمانا خصوصیت ہے، سنت نہیں

پانچویں مثال:.....آپ صلی اللہ نے چار سے زائد نکاح فرمائے اور اس کا ذکر حدیث میں ہے، یہ آپ صلی اللہ کی خصوصیت ہے، اس لئے سنت نہیں، حدیث ہے۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: آپ نبی کریم صلی اللہ کی زوجہ مطہرہ ہیں، جب تم ان کی میت اٹھاؤ تو زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو لے کر چلنا، نبی کریم صلی اللہ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں۔ (بخاری، تفہیم الباری ص۴۲ ج۳)

اور حدیث شریف میں ہے کہ: آپ صلی اللہ نے فرمایا: میں نے نہ اپنا نہ اپنی کسی بیٹی کا اس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک جبرائیل امین (علیہ السلام) اللہ عزوجل کے پاس سے وحی لے کر میرے پاس نہیں آگئے۔ (عیون الاثر ص۳۰۰ ج۲، سیرۃ المصطفی صلی اللہ ص۲۸۲ ج۳)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

یعنی ہم نے حلال کردیا آپ صلی اللہ کے لئے آپ کی سب موجودہ ازواج کو جن کے مہر آپ نے ادا کردیئے ہیں۔ یہ حکم

DifaAhleSunnat.com

بظاہر سبھی مسلمانوں کے لئے عام ہے، اس میں وجہ خصوصیت یہ ہے کہ نزول آیت کے وقت آپ ﷺ کے نکاح میں چار سے زیادہ عورتیں موجود تھیں اور عام مسلمانوں کے لئے چار سے زائد عورتوں کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں، تو یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ چار سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں رکھنا آپ ﷺ کے لئے حلال کردیا گیا۔ (معارف القرآن ص۱۸۶ ج۷، سورۂ احزاب، آیت نمبر: ۵۰)

DifaAhleSunnat.com

تیسری قسم: مصلحت اور اس کی دو مثالیں

آپ ﷺ کا کھڑے ہوکر پیشاب فرمانا مصلحتاً تھا

پہلی مثال:......آپ ﷺ نے بعض کام مصلحت کے لئے کئے، یہ حدیث ہیں سنت نہیں، جیسے آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا، بیان جواز کے لئے یا بیماری کی وجہ سے، یہ مصلحت تھی، عادت شریفہ نہیں تھی۔ (تفصیل صفحہ نمبر:۱۰۲/ پر گذر چکی)

مغرب سے پہلے نفلیں پڑھنا مصلحتاً تھا، سنت نہیں

دوسری مثال:......''بخاری شریف'' (، باب۳۵، حدیث ۱۱۸۳) میں حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:'' ''مغرب سے پہلے نفلیں پڑھو، یہ بات دو مرتبہ فرمائی، پھر تیسری مرتبہ'' ''بڑھایا'' یعنی مغرب سے پہلے کوئی نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ راوی عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے'' ''اس لئے بڑھایا کہ لوگ سنت نہ سمجھ لیں:' '

اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ لوگ اس کو سنت بنالیں، اس سے معلوم ہوا کہ حدیث اور سنت میں فرق ہے، اور ارشاد پاک:'' ''یہ مسئلہ کی وضاحت کے لئے تھا، عصر کے فرضوں کے بعد جو نفلوں کی مما ہے، وہ غروب شمس تک ممتد ہے، سورج چھپتے ہی کرا ختم ہوجاتی ہے، اب کوئی نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، اس وقت میں نفلیں پڑھنا سنت نہیں، رمضان میں دس منٹ کے بعد نماز کھڑی ہوتی ہے، پس کوئی کھجور سے افطار کر کے نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، لیکن اس کو سنت نہ بنالیا جائے کہ پورے سال دس منٹ کے بعد مغرب کی نماز کھڑی ہو، مغرب کی نماز میں تعجیل

DifaAhleSunnat.com

(جلدی کرنا) مطلوب ہے، پس یہ حدیث ہے: صرف حدیث ہے، سنت نہیں۔ نہ نبی ﷺ نے مغرب سے پہلے کبھی نفلیں پڑھی ہیں اور نہ چاروں خلفاء نے۔

(تحفۃ القاری ص ۵۸ ج ا ور ص ۵۰۴ ج ۳)

DifaAhleSunnat.com

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنتیں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کچھ قبائل نے زکوۃ کا انکار کیا، ان کو ''مانعین زکوۃ'' کہتے ہیں۔ مانعین زکوۃ کا یہ مطلب نہیں کہ وہ زکوۃ کا انکار کرتے تھے، بلکہ مانعین زکوۃ کہتے تھے کہ ہم اپنی زکوۃ خود اپنے غریبوں میں تقسیم کریں گے' دارالحکومت کو نہیں بھیجیں گے، یہ حضور صلی اللہ کی خصوصیت تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے ساتھ ۔ کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کچھ اور تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ۔ ا۔ یہی فرماتے رہے کہ: میں ان سے ۔ کروں گا، ۔ کی نو۔ نہیں آئی، وہ لوگ قائل ہوگئے۔

اب مسئلہ طے ہو ۔ کہ جو چیزیں شعا ۔ اسلام میں سے ہیں، ا ۔ چہ وہ ۔ ہوں، ا ۔ مسلمانوں کی کوئی جما ۔ ۔ لاتفاق ان شعا ۔ کو ۔ ک کردیں تو ان کے ساتھ ۔ کی جائے گی، اور ان کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ شعا ۔ اسلام کو قائم کریں، مثلاً:

کسی علاقہ کے لوگ طے کرلیں کہ وہ اذان نہیں دیں گے تو ا ۔ چہ اذان دینا ۔ ہے، فرض یا وا ۔ نہیں، چو ۔ اذان شعا ۔ اسلام میں سے ہے، اس لئے ان کے ساتھ ۔ کی جائے گی اور ان کو اذان دینے پر مجبور کیا جائے گا۔

یا کسی علاقہ کے مسلمان طے کرلیں کہ وہ اپنے بچوں کا ختنہ نہیں کرا ۔ گے تو ا ۔ چہ ختنہ کرا ۔ اصح قول کے مطابق ۔ ہے، ۔ شعا ۔ اسلام میں سے ہے، اس وجہ سے ان کو ختنہ کرانے پر مجبور کیا جائے گا۔ یہ ۔ مسائل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ۔ سے طے ہوئے۔

دوسری ۔ :...... آنحضور صلی اللہ نے اپنے بعد کوئی خلیفہ ۔ مزد نہیں کیا، حضرت ابوبکر رضی

DifaAhleSunnat.com

اللہ عنہ کی خلافت کے اشارے فرمائے، صراحت نہیں کی، چنانچہ آپ ﷺ کے بعد بالاتفاق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے، لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ نامزد کیا، ایک پرچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لکھا اور بند کر کے لوگوں کے پاس بھیجا اور اس پر بیعت لی، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ نامزد کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا وہ بھی آپ کی سنت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنتیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنتیں تو بے شمار ہیں، جن کے ذریعہ آپ نے ملک وملت کی تنظیم کی ہے، جیسے باجماعت تراویح کا نظام بنایا۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں باجماعت تراویح کا نظام نہیں تھا، لوگ اپنے طور پر تراویح پڑھتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی اسی طرح چلتا رہا، پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے باقاعدہ جماعت کے ساتھ تراویح کا نظام بنایا اور ملت کو منظّم کیا۔

اسی طرح ایک مجلس کی اور ایک لفظ کی تین طلاقوں کو تین قرار دیا اور چور دروازہ بند کر دیا، یہ بھی ملت کی تنظیم ہے۔

علاوہ ازیں: عراق جو لڑ کر فتح کیا گیا تھا اس کی زمینیں مجاہدین میں تقسیم نہیں کیں۔ اور ذمیوں پر جزیہ کی شرح مقرر کی۔ یہ سب باتیں ملک کی تنظیم ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سنتیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو زبردست کام کئے ہیں:

ایک:...... جمعہ کی پہلی اذان بڑھائی۔

DifaAhleSunnat.com

دوسرا:......قرآن کو سرکاری ر رڈ سے نکال کر لوگوں کو سو پ دی اور امت کو لغت قریش پ جمع کیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے! ''تحفۃ القاری'' ص۶۲ ج۱/اور ''تحفۃ الالمعی'' ص۶۱ ج۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ؞

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ؞ ہی مسلمانوں میں جنگیں شروع ہو ، پہلی ؞ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی، اس ؞ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فوج ہاری، اور مال غنیمت اکٹھا ہوا، اور قیدی بھی پکڑے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قیدیوں میں تھیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج نے مال غنیمت کی تقسیم کا مطالبہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقریر کی کہ: ا مال غنیمت تقسیم ہوگا تو قیدی بھی غلام ؞ ی بنائے جا گے، پس تم میں سے کون منحوس ہے جو اپنی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ؞ ی بنائے گا؟ بس سنا چھا ی اور مسئلہ طے ہو ی کہ ا مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو نہ مال: مال غنیمت ہوگا اور نہ قیدی غلام ؞ ی بنائے جا گے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ؞ ہے۔

سوال:......حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی پیروی کیوں ضروری ہے؟ وہ تو اللہ کے رسول نہیں؟

جواب:......نبی پ ک ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ان کی پیروی دو وجہ سے ضروری ہے:

ای :......وہ راشد ہوں گے۔ راشد کے معنی ہیں: راہ ی ب۔

دوم:......وہ مہدی ہوں گے۔ مہدی کے معنی ہیں: ہدای مآب، یعنی ہدای ان کی ط میں پ ی ہوگی۔

آنحضور ﷺ نے یہ دو سندیں ان کو فرمائی ہیں، اس لئے ان کی ؞ ت ما

DifaAhleSunnat.com

ضروری ہے۔اور ائمہ کی تقلید بھی اسی بنیاد پر کی جاتی ہے کہ وہ پورے دین کے جاننے والے ہیں، انہوں نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہی، انہوں نے جو کچھ کہا وہ قرآن وحدیث سے سمجھ کر کہا ہے۔

بہر حال خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی پیروی اس لئے کرنی ہے کہ وہ راہ یاب' ہدایت مآب ہوں گے، پھر حضور ﷺ نے تاکید فرمائی: '' '' مفرد کی ضمیر لائے ہیں، تثنیہ کی ضمیر نہیں لائے، کیونکہ حضور ﷺ کی سنت کو مضبوط پکڑنے میں تو کسی مسلمان کو تردد نہیں ہوسکتا، ہاں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنتوں کی پیروی میں اشکال ہوسکتا ہے، اس لئے حضور ﷺ نے تاکید فرمائی: '' '' اور ضمیر کا مرجع اقرب ہوتا ہے، یعنی خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنتوں کو مضبوط پکڑو، پھر مزید تاکید فرمائی: ''

''اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنتوں کو ڈاڑھوں سے مظبوط پکڑو، ہاتھوں ہی سے نہیں، ڈاڑھوں سے مظبوط پکڑو۔ (تحفۃ القاری از ص ۶۰ - ۶۵)

DifaAhleSunnat.com

تتمہ

نوٹ: رسالہ کی تکمیل کے بعد چند باتیں سے گذریں تو ''تتمہ'' کے عنوان سے ان کا اضافہ منا سمجھا گیا۔مرغوب

سنت پر عمل کرنے والا ہدایت یافتہ ہے

(۱)......

(ص۶۵۱ ج۲ ۲۴۲۶۔رواہ ابن حبان ص۴۴، مقدمہ

(۱۱:

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: ہر عمل کے لئے ایک قوت و ہمت ہوتی ہے اور ہر ہمت کے لئے ایک کمزوری ہوتی ہے، پس جس کی کمزوری سنت کی طرف ہو (یعنی کمزوری کے باوجود سنت پر عمل کرتا رہتا ہو اور سنت کو نہ چھوڑتا ہو) تو وہ ہدایت پا گیا، اور جس کی کمزوری سنت کی طرف نہ ہو (یعنی کمزوری کی وجہ سے سنت کو چھوڑ دے) تو وہ ہلاک ہو گیا۔

سنت کو لازم پکڑو تمہاری حکومت قائم رہے گی

(۲)......

( ) ص۲۰ ج۵)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو جو (یمن کے

DifaAhleSunnat.com

گورنر تھے) لکھا کہ: تعمیرات میں اپنے کو مشغول نہ کرو، فارس اور روم کی عمارتوں میں تمہارے لئے کافی عبرت ہے، سنت کو لازم پکڑو تمہاری حکومت قائم رہے گی۔

سنت کا مفہوم

شریعت میں جب سنت کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے: اللہ کے رسول ﷺ کا وہ عمل جس پر آنحضور ﷺ سے مواظبت یا کم از کم اکثر اوقات میں اس کا کرنا ثابت ہو، اور بعد میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس کو اپنا معمول بنایا ہو، کبھی کبھار یا اتفاقیہ طور پر آپ ﷺ نے اگر کسی کام کو کیا ہے تو اس عمل کو سنت نہیں کہا جاتا۔ اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے........ کوئی عاقل مسلمان کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو سنت نہیں کہہ سکتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے روزہ کی حالت میں بعض ازواج کو بوسہ لیا....... کسی عاقل سے اس کی توقع نہ رکھیں کہ وہ روزہ کی حالت میں بیوی کے بوسہ لینے کو سنت کہے گا۔ کبھی کسی عارض کی وجہ سے یا بیان جواز کے لئے آپ ﷺ کوئی کام کرتے تھے، اس کو شرعی سنت نہیں کہا جاتا۔ (دو ماہی ''زمزم'' رمضان و شوال ۱۴۲۰ھ، ص ۶۴)

حضرت مولانا ابوبکر صاحب غازیپوری رحمہ اللہ سنت کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

سنت صرف رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نہیں بلکہ آپ ﷺ نے خلفائے راشدین کے طور طریق کو بھی سنت فرمایا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام سنت کی تعریف میں خلفائے راشدین کے طور طریق کو بھی داخل کرتے ہیں۔ حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

DifaAhleSunnat.com

''

''۔

(جامع العلوم والحکم ص۱۹۱ ج۱)

یعنی سنت اس راہ کا نام ہے جس پر چلا جائے تو جو اعتقادات و اعمال اور اقوال اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین کے تھے ان سب کو مضبوطی سے تھام لینا یہ سب سنت میں شامل ہوگا اور کمال سنت کا مفہوم یہی ہے۔

اگر خلفائے راشدین نے کوئی ایسا کام کیا ہو جس کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا تو مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ بھی سنت متبعہ ہے، یعنی اس طرح کی بھی پیروی کی جائے گی اور اس کا نام بھی سنت ہوگا۔ ''فتح الباری'' میں ہے:

'' ''۔(ص۴۴۰ ج۲)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' ''(ص۲۹۱ ج۲، ایضا)

غرض خلفائے راشدین کا قول و عمل مستقل سنت ہے۔ اور اہل سنت وہی قرار پائے گا جو کامل سنت پر عمل پیرا ہو، یعنی آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے ساتھ خلفائے راشدین کی بھی سنت پر عمل کرنے والا ہو۔ (ارمغان حق، ص۳۵ ج۱)

مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

لفظ سنت کا استعمال

حدیث اپنے عمل کے پہلو سے سنت کہلاتی ہے..... سنت کے لفظی معنی ''راہ عمل'' کے ہیں۔ اسے واضحہ (شاہراہ) کہا گیا ہے۔

DifaAhleSunnat.com

''

''۔(مؤطاامام مالک ص۳۴۹،)

حضور کی زبان مبارک سے

جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں۔(صحیح بخاری ص۲ ج۷)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے اپنے طریق کو سنت کے لفظ سے بیان فرمایا ہے، اور یہ بھی بتلایا کہ سنت اس لئے ہے کہ امت کے لئے نمونہ ہو اور وہ اسے سند سمجھیں، جو آپ ﷺ کے طریقے سے منہ پھیرے اور اسے اپنے لئے سند نہ سمجھے وہ آپ ﷺ کی جماعت میں سے نہیں ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے کسی کو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے بلانے کے لئے بھیجا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے کہا: اے عثمان! کیا تم میری سنت سے ہٹنا چاہتے ہو؟ انہوں کہا: نہیں خدا کی قسم اے اللہ کے رسول، بلکہ میں آپ کی سنت کا طلب گار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سوتا بھی ہوں اور نماز کے لئے جاگتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور انہیں چھوڑتا بھی ہوں۔(سنن ابوداؤد ص۵۱۳ ج۱)

حضور اکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو فرمایا: جس نے میری کوئی سنت زندہ کی جو میرے بعد چھوڑ دی گئی ہو تو اسے ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جو اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی ہو، اور جس نے کوئی غلط راہ نکالی جس پر اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی موجود نہیں تو اسے تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر عمل کریں گے، بغیر اس کے کہ ان کے بوجھ میں کوئی کمی

DifaAhleSunnat.com

آئے۔(، جامع ترمذی ص۹۲ ج۲)

اس حدیث میں دین کی فروعی باتوں کو بھی سنت کہا ہے، اور انہیں زندہ رکھنے کی تلقین کی ہے۔

یہ ممکن ہے کہ کل مسلمان کسی سنت سے ناآشنا رہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" "۔(کتاب الام ص۲۶۵ ج۷)

ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ سارے کے سارے مسلمان کبھی بھی سنت سے ناآشنا نہیں رہ سکتے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم بہت سے اختلافات دیکھو گے اور لوگ نئی نئی باتیں نکالیں گے، تم میں سے جو ان حالات کو پائے اسے چاہئے کہ میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت کو لازم پکڑے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی پیروی صرف ان کی خلافت کی وجہ سے نہ تھی، بلکہ ان کے تعلق بالرسالۃ کی اساس پر تھی، ان کے اعمال اور فیصلوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی ہی جھلک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض مجمل ہدایات کی ہی تفصیل اور تعمیل تھی۔

سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ سنت کے اس استعمال کو صرف خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے لئے ہی خاص نہیں رکھا، اسے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف بھی نسبت فرمایا،

سنت کی نسبت دوسرے صحابہ کی طرف

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک عمل کی اطلاع ملی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان الفاظ میں پروانۂ منظوری دیا:

DifaAhleSunnat.com

” “

بیشک ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمہارے لئے ایک سنت قائم کی ہے تم اس پر چلو۔
(المصنف لعبدالرزاق ص ۲۲۹ ج ۲)

ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ایک عمل کے بارے میں فرمایا:

” “۔(سنن ابی داؤد ص ۷۴ ج ۱)

بے شک معاذ رضی اللہ عنہ نے تمہارے لئے ایک سنت قائم کر دی ہے، اسی طرح تم اس پر عمل کرو۔

لفظ سنت کا استعمال صحابہ کی زبان سے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:

”

“۔(صحیح مسلم ص ۲۳۲ ج ۱)

اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ یہ پیچھے رہ جانے والا کر رہا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے، اور تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

حصین بن المنذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: جب ولید کو حد مارنے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو میں وہاں موجود تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ: ولید کو کوڑے لگاؤ، انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ: وہ کوڑے لگائیں، انہوں نے عذر کیا تو پھر آپ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ ولید پر حد جاری کریں، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کوڑے لگاتے جاتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتے جاتے تھے، جب چالیس ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ

DifaAhleSunnat.com

عنہ نے فرمایا: بس یہیں تک، اور فرمایا:

"   "

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (شراب پینے والے پر) چالیس کوڑوں کا حکم فرمایا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑوں کا ہی حکم دیتے رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑوں کا حکم دیا، اوران میں سے ہر ایک حکم سنت شمار ہوگا۔ (صحیح مسلم ص۷۲ ج۲)

سنت اور حدیث میں فرق

سنت کا لفظ عمل متوارث پر آتا ہے اس میں نسخ کا کوئی احتمال نہیں رہتا۔ حدیث کبھی ناسخ ہوتی ہے کبھی منسوخ، سنت کبھی منسوخ نہیں ہوتی، سنت ہے ہی وہ جس میں توارث ہو اور تسلسل تعامل ہو۔...... حدیث کبھی ضعیف بھی ہوتی ہے کبھی صحیح، یہ صحت وضعف کا فرق ایک علمی مرتبہ ہے، ایک علمی درجے کی بات ہے، بخلاف سنت کے کہ اس میں ہمیشہ عمل یقینی رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے مسلک کے لحاظ سے اپنی نسبت ہمیشہ سنت کی طرف کی ہے اور اہل سنت کہلاتے ہیں۔ حدیث کی طرف نسبت ہوئی اس سے ان کا محض ایک علمی تعارف ہوتا رہا ہے، اور اس سے مراد محدثین سمجھے گئے ہیں۔ مسلکا اہل سنت شمار ہوتے ہیں۔ (آثار الحدیث ص۶۲ ج۱)

DifaAhleSunnat.com

استنجاء کے بعد وضو کرنا حدیث ہے سنت نہیں

(۳)......

(ابوداؤد،　　:۴۲۔ابن ماجہ،

:۳۲۷)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پانی کا پیالہ لے کر کھڑے ہوگئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: یہ وضو کے لئے پانی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب پیشاب کروں تو وضو بھی کروں، اور اگر میں ایسا کروں تو یہ عمل سنت ہوجائے گا۔

تشریح:......اس حدیث میں بہت واضح طور پر ہے کہ: سنت اور حدیث میں فرق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہر وقت پیشاب کے بعد وضو کروں تو یہ عمل سنت ہوجائے گا، حالانکہ حدیث میں ہر وقت باوضو رہنے کے فضائل آئے ہیں، وہ احادیث ہیں سنت نہیں۔

(۴)......

(مجمع الزوائد ص۲۳۳ ج ا،　　:۱۲۴۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء

DifaAhleSunnat.com

سے تشریف لاتے وضوفرماتے۔

(۵)......

(ابن ماجہ، 　　:۲۷۷)

ترجمہ:......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ٹھیک چلتے رہو، اور (دیکھو) تم راہ راست پر ٹھیک ٹھیک چلنے کا پورا حق بھی ادا نہیں کرسکو گے (اس لئے لامحالہ اعمال خیر میں سے بہتر سے بہتر اور اپنی طاقت وہمت کے بقدر اعمال چھانٹنے ہوں گے، اور اس انتخاب کے لئے) اچھی طرح جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے، اور وضو کی پوری پوری نگہداشت بس مؤمن بندہ ہی کرسکتا ہے۔

تشریح:......وضو کی نگہداشت اور اس کے اہتمام میں ہر عضو کو اچھی طرح آداب ومستحبات کی رعایت کرتے ہوئے دھونا بھی شامل ہے، اور اکثر اوقات باوضو رہنا بھی وضو کے اہتمام ہی میں داخل ہے، اور ظاہر ہے کہ بدن کی پاکی کا اس قدر اہتمام وہی کرسکتا ہے جس کی روح بھی پاک اور نور ایمان سے منور ہو۔ (انتخاب الترغیب والترغیب ص۴۳۴ ج۱)

(۶)......

(مجمع الزوائد ص۲۳۳ ج۱، 　　:۲۶۰۶۶)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! اگر تم سے ہوسکے تو ہمیشہ باوضو رہا کرو، اس لئے کہ جسے وضو کی حالت میں موت

DifaAhleSunnat.com

نصیب ہوتی ہے تو اسے شہادت کی نعمت دی جاتی ہے۔

قبر پہ شاخ گاڑ ۔ حدیث ہے ۔ نہیں

(۷)......

(بخاری، :۲۱۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ مکہ مہ یا مدینہ منورہ کے باغات میں سے کسی باغ کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں، جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے، اور ان کو کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیا جارہا ہے، پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کھاتا تھا، پھر آپ ﷺ نے درخت کی ایک شاخ منگائی اور اس کے دو ٹکڑے کیئے، اور ہر قبر پہ ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا، آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ خشک نہیں ہوں گے ان کے عذاب میں تخفیف کردی جائے گی۔

تشریح:......حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے اس باب میں قول فیصل یہ بیان

DifaAhleSunnat.com

فرمایا ہے کہ: حدیث سے ثابت ہونے والی ہر چیز کو اسی حد پر رکھنا چاہئے جس حد تک وہ ثابت ہے، حدیث میں ایک دو مرتبہ شاخ گاڑنا ثابت ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احیاناً ایسا کرنا جائز ہے، لیکن یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ حدیث باب کے علاوہ حضور اکرم ﷺ نے کسی اور شخص کی قبر پر ایسا فرمایا ہو، اسی طرح حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور صحابی سے یہ منقول نہیں کہ انہوں نے قبر پر شاخیں گاڑنے کو اپنا معمول بنالیا ہو، یہاں تک کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جابر رضی اللہ عنہم سے بھی جو اس حدیث کے راوی ہیں، یہ منقول نہیں کہ انہوں نے تخفیف عذاب کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہو، اس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ عمل اگرچہ جائز ہے، لیکن سنت جاریہ اور عادت مستقلہ بنانے کی چیز نہیں:

۔(درس ترمذی ص۲۸۶ ج۱، انعام الباری ص۳۴۶ ج۲)

DifaAhleSunnat.com

مراجع

نمبر	نام کتاب	مصنف
۱	قرآن کریم	
۲	معارف القرآن	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ
۳	بخاری شریف	امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
۴	ترمذی شریف	امام محمد بن عیسی بن سورۃ ترمذی رحمہ اللہ
۵	مشکوۃ شریف	شیخ ابو عبد اللہ محمد ولی الدین خطیب عمری طبریزی رحمہ اللہ
۶	تحفۃ القاری	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم
۷	تفہیم البخاری	حضرت مولانا ظہور الباری اعظمی مدظلہم
۸	تحفۃ الالمعی	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم
۹	الرفیق الفصیح	حضرت مولانا مفتی فاروق صاحب میرٹھی مدظلہم
۱۰	الشفا بتعریف حقوق المصطفی	شیخ القاضی عیاض ابو الفضل عیاض بن موسی رحمہ اللہ
۱۱	آثار الحدیث	حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہم
۱۲	سیرۃ المصطفی ﷺ	حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ
۱۳	حدیث اور سنت کا فرق	حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی رحمہ اللہ
۱۴	علمی خطبات	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم
۱۵	رسالہ دو ماہی ”زمزم“	مدیر حضرت مولانا ابوبکر صاحب غازیپوری رحمہ اللہ
۱۶	فیروز اللغات	حضرت مولانا فیروز الدین صاحب رحمہ اللہ

DifaAhleSunnat.com